بدعات اہلحدیث

از قلم:

حقیقت رقم، نباض قوم

مولانا الحاج ابوداؤد **محمد صادق** قادری رضوی

امیر جماعت رضائے مصطفیٰ، گوجرانوالہ

مکتبہ رضائے مصطفیٰ گوجرانوالہ

مکتبہ غوثیہ نارووال

قیمت -/6 روپے

بدعات اہلحدیث کا بیان

از قلم حقیقت رقم: نباض قوم مولانا الحاج ابو داؤد محمد صادق قادری رضوی امیر جماعت رضائے مصطفیٰ گوجرانوالہ

غیر مقلدین وہابیہ نے اہلسنت کے معمولات و امور خیر (میلاد و عرس و گیارہویں وغیرہ) کے خلاف ذرّیتِ وہابیہ کی آنکھوں پر شرک و بدعت اور تعصب کی ایسی پٹی باندھی کہ اس بدعت فروشی کے نتیجہ میں نجد سے پاکستان تک خود پورا وہابی معاشرہ امور شر اور بدعات و رسوم و فیشن کی زد میں آ گیا۔ چنانچہ وہابیوں کے گھروں میں ٹیلیویژن بیاہ شادی کی رسومات و تکلفات بے نماز و بے ریش نوجوان وہابی طبقہ اور انتخابی مشاغل و مذہبی جلسوں میں بھی ترک حدیث و اتباع فیشن فوٹو بازی، وڈیو فلم وغیرہ کا عام مظاہرہ دیکھا جا سکتا ہے درج ذیل ''تنظیم اہلحدیث'' لاہور کا مضمون اسی موضوع سے متعلق ہے ملاحظہ ہو۔

''تنظیم اہلحدیث'' لاہور نے ۱۳ / نومبر ۸۷ء کی اشاعت میں بعنوان ''جمعیت اہلحدیث کے اکابر کی خدمت میں'' لکھا ہے کہ شخصیت پرستی: ایک بات...... ہم ''جمعیت اہلحدیث پاکستان'' کے اکابر کی خدمت میں بھی عرض کرنا چاہتے ہیں وہ یہ کہ علامہ ظہیر اور مولانا یزدانی سے عقیدت و محبت کا اظہار اپنی جگہ بالکل بجا اور درست ہے لیکن اس عقیدت و محبت کو ''شخصیت پرستی'' کا رخ اختیار کرنے کی اجازت نہ دیجئے! غُلوِ عقیدت: اس کے لئے مقررین پر کچھ معقول پابندی عائد کرنی پڑے تو اس سے گریز نہ کیا جائے۔ ۳۰ / اکتوبر ۱۹۸۷ء کو موچی دروازہ لاہور کے جلسے میں ایک مقرر نے علامہ ظہیر کی مدحت و منقبت میں ؎ ہر گل میں ہر شجر میں محمد کا نور ہے کا سا انداز بیان کیا۔ یہ غُلوِ عقیدت کسی طرح بھی جائز نہیں ہے۔

نعرے بازی: نعروں میں بھی غُلوِ عقیدت کسی طرح مناسب نہیں۔ بلکہ بہتر ہے کہ صرف مسنون نعرہ۔ نعرۂ تکبیر ہی ہر موقع پر استعمال کیا جائے تمام شخصی نعرے یکسر ختم کر دیئے جائیں۔ تصویر فروشی بعض دولت کے پجاریوں نے علامہ ظہیر کی تصویر کو دیدہ زیب انداز سے شائع کر کے ان کو عام

فروخت کرنا شروع کر دیا ہے یہ فعل اگرچہ کسی پرلے درجے کے دنیادار اور فرد واحد ہی کا کام ہے۔ تاہم جلسوں میں اس کی فروخت کرنے کی اجازت نہیں دینی چاہیئے۔ تاکہ فرد واحد کی روسیاہی سے جماعت کی رسوائی و روسیاہی کا سامان نہ ہو۔ اس کے لئے چند رضا کاروں کی ڈیوٹی ہی صرف یہ لگائی جانئی ہے کہ وہ اس پر کڑی نظر رکھیں اور کسی بھی عبدالدینار والدرہم کو تصویر فروشی کی اجازت نہ دیں پٹاخے بازی: اس طرح ہوائی فائرنگ اور پٹاخوں کا استعمال بھی ایک جاہلانہ فعل ہے۔ جو اہلحدیث کے قطعاً شایان ان نہیں۔ اس رجحان کو پوری سختی کے ساتھ روکنے کی ضرورت ہے محض رسمی اعلان کافی نہیں۔ بت فروشی: ''شخصیت پرستی'' اور ''بت پرستی'' پر بھی ہمارے اکابر نے کاری ضربیں لگائی ہیں لیکن افسوس ہے کہ اب رسومات کے سیلاب میں ہم نے بھی بہنا شروع کر دیا ہے اور بت شکنی کے بجائے بت فروشی کا رجحان بھی ہمارے اندر پیدا ہو رہا ہے''۔ (حوالہ مذکورہ)

ماہ ربیع الاول ۱۴۰۸ھ کے ماہنامہ ''رضائے مصطفےٰ'' گوجرانوالہ میں بعنوان ''زندہ باد اے مفتی احمد رضا خان زندہ باد'' مخالفین اہلسنت کے متعلق جو اہم الزامی مضمون شائع ہوا تھا۔ اس کا پیرا (جلوس مزار فاتحہ) بالخصوص غیر مقلدین سے متعلق تھا اس لاجواب مبنی برحق مضمون کی اہمیت وافادیت کے باعث ہفت روزہ ''تنظیم اہلحدیث'' لاہور نے اپنے ہم مسلک ''اہلحدیثوں کو انتباہ کرتے ہوئے مضمون ہذا بدیں عنوان لفظ بہ لفظ شائع کیا ہے۔ کہ

''توحید وسنت کے گلشن کو برباد نہ کرو   ہوش کرو اور سنو

بریلوی ماہنامہ ''رضائے مصطفےٰ'' گوجرانوالہ نے اپنی اشاعت ماہ ربیع الاول ۱۴۰۸ھ مطابق نومبر ۱۹۸۷ء میں ایک جلی عنوان لکھا ہے۔

☆ جیت گیا بھائی جیت گیا۔ مسلک رضوی جیت گیا۔

☆ چھا گیا بھائی چھا گیا۔ شاہ بریلی چھا گیا

☆ زندہ باد اے مفتی احمد رضا خاں زندہ باد۔ اس جلی عنوان کے نیچے ''رضائے مصطفےٰ'' نے ایک اداراتی نوٹ لکھا ہے جو بلا تبصرہ درج ذیل ہے۔

جلوس مزار فاتحہ ۱۴ اگست ۱۹۸۷ء بروز جمعہ کاموںکی منڈی میں یوم آزادی کی بجائے یوم احتجاج منایا گیا۔ ☆ بعد نماز جمعہ اہلحدیث کی مساجد سے لوگ جلوسوں کی شکل میں مرکزی جامع اہلحدیث

پہنچے۔☆ جہاں ایک بڑا جلوس مولوی حبیب الرحمٰن یزدانی کے مزار پر گیا☆ اور فاتحہ خوانی کے بعد پر امن طور پر منتشر ہو گیا"۔ (روزنامہ جنگ لاہور ۱۲ راگست نوائے وقت ۱۳ راگست)

"رضائے مصطفےٰ" قبر نبوی (ﷺ) کی زیارت کے لئے جانے ☆ اور جلوس میلاد ☆ مزارات اولیاء اور گھروں یا قبروں پر فاتحہ خوانی کو ☆ بدعت و ناجائز قرار دینے والوں کا ☆ اپنے آنجہانی مولوی یزدانی کے لئے ☆ یہ سب کچھ کرنا جہاں باعث تعجب وان کی دورنگی کا مظاہرہ ہے۔ وہاں مسلک اعلحضرت کی اصولی فتح ہے کہ مخالفین نے بالآخر قبر کو مزار قرار دینے، وہاں زیارت کے لئے جائے، جلوس نکالنے اور فاتحہ خوانی کرنے کا عملی اعتراف کرلیا"۔ (نقل مطابق اصل لفظ بہ لفظ ہفت روزہ "تنظیم اہلحدیث")

لمحہ فکریہ: رسالہ "تنظیم اہلحدیث" کے خود نوشتہ مضمون اور پھر "رضائے مصطفےٰ" کے "اہلحدیث" سے متعلقہ مضمون کو لفظ بہ لفظ شائع کر کے گویا سو فیصد تائید کر کے اس کا ☆ اپنی "وہابی قوم" کو بدین الفاظ جھجوڑنا۔ کہ "توحید وسنّت کے گلشن کو برباد نہ کرو ہوش کرو اور سنو"۔ اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ سنّیوں، بریلویوں کو بڑی حقارت سے بات بات پر مشرک و بدعتی گردانا اور اپنے کو بڑا پاک دامن اور شرک و بدعت کے ارتکاب سے پارسا ہونے کا تاثر دینا سراسر جھوٹ اور دھوکا ہے۔کیونکہ یہ "اہلحدیث وہابی" خود اپنے ہاتھوں ☆ توحید وسنّت کے گلشن کو برباد کرنے والے ہیں یہ نام نہاد مُوحد خدا کے بندے نہیں ☆ بلکہ عبدالدنیار والدرہم۔ یعنی روپے پیسے اور دولتِ دنیا کے بندے اور پجاری ہیں ☆غلوِ عقیدت، شخصیت پرستی، آتش بازی و پٹاخے بازی جیسی فضول خرچی بلکہ بت فروشی و بت پرستی میں بھی مبتلا ہو چکے ہیں ☆ اور رسومات کے سیلاب میں بہہ رہے ہیں۔ بلکہ اپنے مولویوں کی قبروں کو مزار قرار دے کر وہاں زیارت کے لئے جانے۔ مردہ مولویوں کا جلوس نکالنے اور فاتحہ خوانی کرنے کا عملی اعتراف وارتکاب کر رہے ہیں۔ یہاں یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ ان کے آنجہانی مولوی یزدانی اور احسان الٰہی ظہیر کی بم کے دھماکہ میں جب ہلاکت ہوئی تو اس وقت بھی فوٹو بازی وویڈیو فلم بنوانے کی بدعات میں مستغرق تھے۔ والعیاذ باللہ

اور سنیئے "جماعت اہلحدیث" کے خصوصی ترجمان ہفت روزہ "تنظیم اہلحدیث" نے "اہلحدیثوں" کا مزید رونا روتے ہوئے لکھا ہے کہ ☆ "اہلحدیث" کی "اہلحدیثیت" اب صرف مساجد کی چار

دیواری کے اندر محدود ہو کر رہ گئی ہے۔ یعنی (رفعیدین وآمین بالجہر وغیرہ) مساجد سے باہر کردار وعمل کے اعتبار سے اہلحدیث اور غیر اہلحدیث مین کوئی فرق باقی نہیں رہ گیا ہے ☆ شادی بیاہ کے موقع پر اہلحدیث اور غیر اہلحدیث کا امتیاز ختم ہو گیا ہے معیشت ومعاشرت میں اور تجارت کاروبار میں ایک اہلحدیث کی کوئی امتیازی خصوصیت نظر نہیں آتی ☆ جو اصلاح کا علمبردار تھا وہ خود فساد کا شکار ہے، جو داعی الی اللہ تھا وہ خود نفس وہوس کا غلام ہے، جو رسوم ورواج کے خلاف جہاد کرنے والا تھا ☆ اس نے خود اپنے حریم دل کے طاقوں میں رسوم ورواج کے بت سجا لئے ہیں جن کی وہ پرستش کر رہا ہے۔ ☆ اس حصارِ اسلام میں بھی شگاف پڑ گیا ہے اور توحید وسنت کا وہ چراغ بھی گل ہو گیا ہے جس سے اس تیرہ وتار ماحول میں روشنی کی کچھ کرن موجود تھی۔

تجدید ایمان: اہلحدیث از سر نو اہلحدیث بنیں۔ اپنے ایمان وعمل کی تجدید کریں نفس پرستی، رواج پرستی چھوڑ دیں۔ گھروں میں پردے کی پابندی کریں۔ ان کے گھر موجودہ دور کی فحاشی وعریانی (ٹیلیویژن وی سی آر وغیرہ) سے پاک ہوں، تصاویر اور بے جا آرائشوں سے پاک ہوں"۔
(تنظیم اہلحدیث ۱۰ر جولائی ۱۹۸۷ء)

اکثریت کافر: ☆ "نماز اسلام اور کفر میں حد فاصل ہے۔ تو بے نماز مسلمان نہ ہوئے (الاعتصام ۳۔۲۔۸۷ء) ☆ جان بوجھ کر ایک نماز ترک کرنے والا کافر ہو جاتا ہے۔ بے نماز کافر جہنمی ہے۔ ترکِ نماز شرک اور کفر سے الحاق ہے (الاعتصام ۲۔۶۔۸۷ء) ☆ اہلحدیث کہلانے والے اکثر بے نماز ہیں"۔ (الاعتصام ۲۷۔۱۔۸۷ء) **یہ ہے** جماعت اہلحدیث کے ترجمان ہفت روزہ "الاعتصام" کا فتویٰ وفیصلہ کہ ☆ بے نماز غیر مسلم اور کافر ہیں ☆ اور اہلحدیثوں کی اکثریت بے نماز ہے ☆ نتیجہ ظاہر ہے کہ ان وہابیوں کی اکثریت غیر مسلم اور کافر ہے۔ مگر کتنی ستم ظریفی ہے کہ دوسروں کے "امور خیر" پر بدعت بدعت کا شور مچانے والوں کو اپنی وہابی غیر مسلم، کافر اکثریت کی کوئی فکر نہیں۔ جس وہابی اقلیت کی اکثریت بے نماز وکافر ہے اسے اہلسنت کی مخالفت کا کیا حق ہے؟

ناموس رسالت کانفرنس۔ ۷ ستمبر ۱۹۸۹ء کو بعد نماز عشاء شیرانوالہ باغ گوجرانوالہ میں "جمعیت اہلحدیث" کے زیر اہتمام امیر جمعیت مولوی عبداللہ کی زیر صدارت منعقد ہوئی ☆ جس میں اس مقررہ تاریخ پر بروز جمعرات ☆ ضرورت سے بہت زیادہ لائٹ وروشنی پر فضول خرچی کی گئی ☆ فوٹو

بازی کے علاوہ بار بار تالیوں کا شور برپا ہوا۔ مگر ان بدعات وخرافات پر ''امیر جمعیت اہلحدیث وناظم اعلیٰ اہلحدیث'' ساجد میر وغیرہ وہابی مولوی ٹس سے مس نہ ہوئے جبکہ محفل میلاد کی روشنی وشیرینی اور یارسول اللہ ﷺ کی گونج پر یہ آگ بگولہ ہوجاتے ہیں۔

عظیم بددیانتی مزارات پر طعنہ زنی اور محلات پر خاموشی

نام نہاد ''اہلحدیث'' وہابیوں کی ایک عظیم بددیانتی یہ بھی ہے کہ ☆ وہ اولیائے کرام و بزرگان کے مزارات وعمارات کے خلاف نہ صرف زبانی فتویٰ بازی میں سرگرم ہیں بلکہ سعودی عرب میں صحابہ کرام واہلبیت (علیہم الرضوان) کے قبوں اور مزاروں کو ہی نہیں، ان سے ملحقہ مساجد کو بھی عملاً شہید کرچکے ہیں۔ مگر یہ عجیب ستم ظریفی ہے کہ نجدی وہابی جس زور وشور سے مزارات کے خلاف سرگرم عمل ہیں۔ اس سے بڑھ کر۔ محلات کوٹھیاں، دیدہ زیب فرنیچر و ٹیلی ویژن سمیت پر تعیش مکانات اور پر تکلف مساجد ومدارس اور دفاتر بنانے میں مصروف ہیں جس کا نجدی وہابی مکتب فکر کے ترجمان آنجہانی شورش کاشمیری نے بھی خوب نوٹس لیا ہے۔

شورش کا استفسار، محلات جائز اور مزارات ناجائز کیوں؟

☆ جنت بقیع میں مزارات کی حالت حد درجہ ناگفتہ بہ ہے۔ پہلو میں فلک بوس عمارات کھڑی کی جا رہی ہیں اور بہت سی قد آور عمارتیں کھڑی ہوچکی ہیں ☆ جس پیغمبر اسلام ﷺ نے عمر بھر پکا مکان نہ بنایا۔ اس کے نام لیوا بنگلوں اور محلوں میں رہ رہے ہیں لیکن جنت البقیع ہی ایک ایسی جگہ ہے جہاں قبردں کو عبرت کے نوشتے بنا رکھا ہے ☆ گویا اسلاف کی قبروں پر سنت نبوی نافذ ہے لیکن خود ''زندہ لاشیں'' سنگ مرمر کے محلوں میں رہ رہی ہیں۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے مزار قدس پر میرے اشکوں کی جو حالت ہوئی عرض کرنا مشکل ہے۔ ذیل کے اشعار اسی حاضری کی یادگار ہیں۔

اس سانحہ سے گنبد خضریٰ ہے پرملال	لخت دل رسول ﷺ کی تربت ہے خستہ حال
اڑتی ہے دھول مرقد آل رسول پر	ہوتا ہے دیکھتے ہی طبیعت کو اختلال
فرشِ بھی روا ہے پیغمبر کے دین میں؟	لیکن حرام شے ہے مقابر کی دیکھ بھال
اسلام اپنے مولد ومنشا میں اجنبی	تیرا غضب کہاں ہے خداوند ذوالجلال

توندیں بڑھی ہوئی ہیں غریبوں کے خون سے   محلوں کی آب وتاب ہے حکام پر حلال
جس کی نگاہ میں بنتِ نبیؐ کی حیا نہ ہو   اس شخص کا نوشتۂ تقدیر ہے زوال
کیا یونہی خاک اڑے گی مزارات قدس پر   فیصل کی سلطنت سے ہے شورش میرا سوال
(ہفت روزہ چٹان لاہور ۹ / مارچ ۱۹۷۰ء)   صلی اللہ علیہ وسلم

شورش کاشمیری نے مزید لکھا ہے کہ ''میں جدہ پیلس کی کھڑکیوں سے شاہ سعود کے محل کا نظارا کرتا رہا اس کی بیرونی دیوار پر برجیاں ہیں ان برجیوں میں شام ہوتے ہی ہنڈ ے روشن ہو جاتے ہیں۔ قوس قزح کے رنگوں کی طرح محل جگمگا تا ہے۔ معلوم ہوتا ہے فلک سے ستارے اتار کر قصر شاہی میں ٹانک دیئے ہیں ☆ سعودی حکومت نے عہد رسالت مآب ﷺ کے آثار صحابہ کرام کے مظاہر اور اہلبیت کے شواہد اس طرح مٹا دیئے ہیں کہ جو چیزیں ڈھونڈ ڈھونڈ کر محفوظ کرنی چاہیئے تھیں وہ ڈھونڈ کر محو کر دی گئی ہیں ☆ کہیں کوئی کتبہ یا نشان نہیں، لوگ بتاتے اور ہم مان لیتے ہیں۔ حکومت کے نزدیک ان آثار و نقوش اور مظاہر و مقابر کا باقی رکھنا بدعت ہے۔ عقیدہ توحید کے منافی ہے۔ سنت رسول ﷺ کے منافی ہے ☆ لیکن عصر حاضر کی ہر جدت جدہ ہی میں نہیں پورے حجاز میں موجود ہے۔ بلکہ بڑھ پھیل رہی ہے۔ کیا قرآن وسنت کا اطلاق اس پر نہیں ہوتا؟ ☆ شاہ کی تصویریں ہوٹلوں میں لٹک رہی ہیں، انہیں حکومت نے خود مہیا کیا ہے۔ ایئر پورٹ پر اترتے ہی شاہ کی تصویر پر نظر پڑتی ہے۔ قہوہ خانوں اور ریستورانوں مین ان کی تصویروں کی بھتات ہے لیکن اس میں کوئی بدعت نہیں! بدعت اسلاف کی یادیں بنانے اور باقی رکھنے میں ہے؟ کتاب (شب جائے کہ من بودم ص ۲۲)

عشق اور فیشن: اہل مکہ نے محمل اجاڑ دیئے اور محل اٹھا لئے ہیں پورے مکہ میں عہد نبوی کی دو چیزیں باقی رہ گئی ہیں ''کھجور'' اور ''زمزم'' باقی ننانوے فیصد یورپ کا مال ہے۔ ☆ ہر چیز پر یورپ کی چھاپ لگی ہوئی ہے۔ ہوٹل .... یورپ کے ہوٹلوں سے کم نہیں ☆ عربی جرائد ورسائل بالخصوص جن میں زنانہ نخرہ (بے حیائی وبے پردگی) نمایاں ہوتا ہے ہر قدغن سے آزاد ہیں، روزانہ آتے ہیں روزانہ بکتے ہیں۔ حرمین شریفین کے آس پاس دکانوں میں بکتے ہیں۔ ان کی خریداری عورتوں میں بکثرت ہوتی ہے ان برہنہ اور نیم برہنہ رسالوں پر کوئی پابندی نہیں ☆ عرب عورتوں کے لئے سکرٹ اور منی سکرٹ تک بکتی ہیں۔

جنّتُ المعلیٰ'مکہ معظمہ کا قبرستان ہے ایک چوڑی سڑک کے ذریعہ قبرستان کے دو حصے ہو گئے ہیں۔
کسی قبر پر کوئی نشان یا کتبہ نہیں۔ سب نشان ڈھا دیئے گئے ہیں ٹوٹی پھوٹی قبریں مٹی کی ڈھیریاں ہو
گئی ہیں۔ پوری دنیا میں کوئی قبرستان اس سے بڑھ کر بے بسی کی حالت میں نہ ہوگا۔ جو لوگ اس کا
نام قرآن وسنت کے احکام رکھتے ہیں وہ کس منہ سے تاج شہی پہنتے ہیں۔ اونچے اونچے محل بناتے
ہیں جس ذات اقدس کے صدقہ میں عزتیں، ان کے آثار کی یہ بے حرمتی، یہ قرآن وسنت نہیں۔
اہانت اور صریح اہانت ہے سعودی حکومت عشق اور شرک میں فرق نہیں کر سکی ☆ حالانکہ عشق رسول ﷺ کی
اساس ادب پر ہے کوئی بے ادب بارگاہ رسالت سے فیض نہیں پاسکتا جو شخص جتنا باادب ہوگا اتنا ہی
بارگاہ رسالت سے فیض پائے گا ☆ حضور ﷺ کو بعثت سے پہلے گیارہ سال تک ستایا گیا۔ ام المؤمنین
خدیجۃ الکبریٰ کو اب ستایا جا رہا ہے مسلمانوں نے اپنی بیویوں کے تاج محل بنا ڈالے لیکن جو فاطمۃ
الزہرا کی ماں تھیں وہ ایک ویران قبر میں پڑی ہیں جو لوگ یہاں قرآن وسنت کے حوالے دیتے ہیں
ان کا شاہی دستر خوان کبھی سنت نبوی کے مطابق نہیں ہوتا۔ جنتُ البقیع (صحابہ واہلبیت کا قبرستان) ایک
ایسی اہانت کا شکار ہے کہ دیکھتے ہی خون کھول اٹھتا ہے اور ایک ایسے منظر (مزارات کی بے حرمتی)
سے واسطہ پڑتا ہے کہ دل بیٹھ جاتا ہے ان عربوں (نجدیوں) کا طرّہ کیا ہے۔ انہیں ذرا برابر احساس
نہیں کہ اس مٹی میں کون سو رہا ہیں، یہ عرب ہیں، جو قبریں ڈھائے اور محل بنائے جا رہے ہیں۔
نئی کربلا (محمد ﷺ) کا گھرانہ اب بھی کربلا (جنت البقیع) میں پڑا ہے۔ جو (یزیدی) لشکر وسپاہ
کی تلواروں سے بچ رہے تھے ان کی قبریں قتل کر دی گئی ہیں۔ زمانے نے آنکھیں پھیر لی ہیں اور ان کا
شیشۂ دل حمیت وغیرت سے خالی ہو گیا ہے"۔ (ملخصا کتاب "شب جائے کہ من بودم")۔

مزارات وعمارات کے مسئلہ پر نجدیوں وہابیوں کے وکیل اور ان کے "گھر کے بھیدی" کی نظم ونثر
ان کے دوغلہ پن اور "بدعت افروز عمارات" وجدت پسندی کی تاریخی دستاویز اہل انصاف کیلئے لمحہ
فکریہ ہے۔

نبی غیب دان : وعالمِ ما کان وما یکون حضور پرنور محمد رسول اللہ ﷺ نے ایک مشہور ومعتبر حدیث کے مطابق ملک شام ویمن کے لئے برکت کی دعا فرمائی۔ تو اہل نجد نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہمارے نجد کے لئے بھی آپ نے پھر شام ویمن کے لئے دعا برکت فرمائی۔ انہوں نے پھر نجد کے لئے عرض کیا۔ اس پر آپ نے فرمایا کہ وہاں زلزلے اور فتنے ہوں گے اور وہیں شیطان کا گروہ نمودار ہوگا۔ (بخاری۔ مشکوٰۃ ص ۵۸۲)

تشریح : اس حدیث کے مطابق نجد سے محمد بن عبدالوہاب نجدی کا گروہ اور اس کی تحریک وہابیت کا ظہور ہوا۔ یہی شخص وہابی مذہب کا موجد وامام ہے۔ اور دور حاضر میں علماء دیوبند مودودی جماعت اسلامی۔ تبلیغی جماعت رائیونڈ اور غیر مقلدین ''اہلحدیث'' درحقیقت اس شخص کے پیروکار، اعتقادی طور پر اس سے متاثر واس کے ہمنوا ہیں بظاہر لیبل مختلف ہیں لیکن حقیقت میں یہ سب لوگ وہابی اصول وعقائد سے وابستہ اور وہابی خاندان کی شاخیں ہیں۔ گویا

ع - نام ہی کا فرق ہے تصویر ہے ان سب کی ایک

چونکہ: حدیث پاک کے مطابق شیطانی تعلق ونسبت سے اس گروہ کا بطور فتنہ وزلزلہ ظہور ہوا ہے۔ اس لئے شیطانی اثرات کے تحت اہل اسلام اہل سنت وجماعت کے ساتھ فتنہ وجھگڑا اس گروہ کا خصوصی مشغلہ ہے۔ جس کے بغیر یہ لوگ رہ نہیں سکتے۔

چنانچہ: آج کل بالخصوص غیر مقلدین وہابیوں کی حقیری اقلیت نے سواد اعظم اہل سنت وجماعت کے خلاف قلمی وزبانی طور پر ہر طرف بدزبانی کذب بیانی اور بددیانتی کا جو سلسلہ جاری کیا ہوا ہے۔ غیر مقلدین کا اشتہار ''بریلویت کا پوسٹ مارٹم'' اس کی ایک نمایاں مثال ہے۔ جس سے ان لوگوں کی بدتہذیبی، اشتعال انگیزی اور خبث باطنی کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ غیر مقلدین کے ترجمان رسائل ''الاعتصام'' ''الاسلام'' ''اہلحدیث'' ''تنظیم اہلحدیث'' نے بار بار اس ''اشتہار'' کا اشتہار شائع کر کے گویا تمام غیر مقلدیت کو اس اشتہار میں شریک جرم بنا دیا ہے اور ہمیں بھی ''غیر مقلدیت وہابیت کے پوسٹ مارٹم'' پر مجبور کر دیا۔ بمصداق: مشتے نمونہ از خروارے۔ اب آیئے غیر مقلدیت کی نجس ونحس لاش کا پوسٹ مارٹم ہوتا ملاحظہ فرمایئے اور ان کی حماقت وجہالت اور بے ایمانی کا ماتم

کیجئے ''اشتہار بریلویت کے پوسٹ مارٹم'' میں کتاب ''تذکرہ غوثیہ'' کے بھی تین چار حوالے بریلویت پر چسپاں کردیئے ہیں۔حالانکہ اس کتاب کے متعلق اعلیحضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے واشگاف الفاظ میں تحریر فرمایا ہے کہ ''تذکرۂ غوثیہ''..... ضلالتوں گمراہیوں بلکہ صریح کفر کی باتوں پر مشتمل ہے۔..... ایسی بے دینی کتاب کا دیکھنا حرام ہے''۔(فتاویٰ رضویہ جلد ششم ص ۱۹۵)

ماهنامه رضائے مصطفےٰ : نے بھی محرم الحرام ۱۴۰۵ھ کی اشاعت میں ''فتاویٰ رضویہ'' کے مذکورہ حوالہ کے علاوہ اعلان کیا تھا کہ ''تذکرۂ غوثیہ'' نہ علمائے اہل سنت کی تصانیف میں سے ہے اور نہ ہی علمائے اہل سنت کے نزدیک مستند و معتبر ہے۔اس کتاب میں شاہ غوث علی پانی پتی کے ملفوظات جمع ہیں اور شاہ غوث علی اپنی تصریح کے مطابق مولوی اسمٰعیل دہلوی اور شاہ اسحاق دہلوی کے بھی شاگرد ہیں۔(تذکرہ غوثیہ ص ۲۰) لہٰذا ان کی بات حجت ہوسکتی تو دہلوی صاحب کے پیروکاروں کے لئے نہ کہ بریلوی اہل سنت کے لئے''۔

باوجود: اس کے غیر مقلدین کا اس مردود کتاب کو ''بریلویت'' سے تعبیر کرکے دھوکہ دینا بدترین ہٹ دھرمی و بددیانتی نہیں تو اور کیا ہے؟ کتنی ستم ظریفی ہے کہ بریلی والے جس کتاب کا دیکھنا تک حرام فرماتے ہیں۔غیر مقلدین ''مان نہ مان میں تیرا مہمان'' کی طرح اسے زبردستی بریلویت سے تعبیر کرکے دھوکہ دیتے ہیں۔ان کے پوسٹ مارٹم کے اشتہار کی اس روش سے باقی اشتہار کا بھی اندازہ کیا جاسکتا ہے۔

ڈھیٹ اور بے شرم دنیا میں بھی دیکھے ہیں مگر
سب پہ سبقت لے گئی ہے بے حیائی آپ کی

عقائدِ باطله و مسلم دشمنی : مناسب معلوم ہوتا ہے کہ وہابیوں کے ہم عقیدہ ''تقویۃ الایمانی'' موحد بھائی اور دیوبندی مکتبِ فکر کے مایۂ ناز رہنما و سابق صدر دیوبند مولوی حسین احمد ''مدنی'' کی زبانی وہابیوں کے امام و ممدوح محمد بن عبدالوہاب کے عقائدِ باطلہ اور مسلمان دشمنی کی کہانی پہلے پیش کردی جائے۔سنیئے ''مدنی'' صاحب لکھتے ہیں ''صاحبو۔محمد بن عبدالوہاب نجدی ابتداء تیرھویں صدی نجد عرب سے ظاہر ہوا۔اور چونکہ خیالاتِ باطلہ اور عقائدِ فاسدہ رکھتا تھا اس لئے اس نے اہل سنت و جماعت سے قتل و قتال کیا ان کو بالجبر اپنے خیالات کی تکلیف دیتا رہا (انہیں کافر و مشرک قرار دے کر) ان کے اموال کو غنیمت کا مال اور حلال سمجھا گیا۔ان کے قتل کرنے کو باعث ثواب و رحمت شمار کرتا رہا۔اہلِ حرمین کو خصوصاً اور اہلِ حجاز کو عموماً اس نے تکالیف شاقہ پہنچائیں۔سلف صالحین اور اتباع کی شان میں نہایت گستاخی اور بے ادبی کے الفاظ استعمال کئے بہت سے لوگوں کو بوجہ اس کی تکلیف شدیدہ کے مدینہ منورہ اور مکہ معظمہ چھوڑنا پڑا۔اور

ہزاروں آدمی اس کے اور اس کی فوج کے ہاتھوں شہید ہو گئے ۔ الحاصل وہ ایک ظالم و باغی خونخوار فاسق شخص تھا۔ محمد بن عبدالوہاب کا عقیدہ تھا کہ جملہ اہل عالم و جملہ مسلمانان دیار مشرک و کافر ہیں اور ان سے قتل و قتال کرنا ان کے اموال کو ان سے چھین لینا حلال اور جائز بلکہ واجب ہے۔ چنانچہ نواب صدیق حسن خاں (غیر مقلد) نے خود اس کے ترجمہ میں ان دونوں باتوں کی تصریح کی ہے۔"

وہابیت : شان نبوت اور حضرت رسالت علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں وہابیہ نہایت گستاخی کے کلمات استعمال کرتے ہیں ۔ اور اپنے کو مماثل ذات سرور کائنات خیال کرتے ہیں... ان کا خیال ہے کہ رسول مقبول علیہ السلام کا کوئی حق اب ہم پر نہیں ۔ اور نہ کوئی احسان اور فائدہ ان کی ذات پاک سے بعد وفات ہے ۔ اور اسی وجہ سے توسل دعا میں آپ کی ذات پاک سے بعد وفات ناجائز کہتے ہیں ۔ ان کے بڑوں (اکابر وہابیہ) کا مقولہ ہے معاذ اللہ نقل کفر، کفر نباشد۔ کہ ہمارے ہاتھ کی لاٹھی ذات سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ہم کو زیادہ نفع دینے والی ہے۔ ہم اس سے کتے کو بھی دفع کر سکتے ہیں ۔ اور ذات فخر عالم ﷺ سے تو یہ بھی نہیں کر سکتے ☆ زیارت رسول مقبول ﷺ و حضوری آستانہ شریفہ و ملاحظہ روضہ مطہرہ کو یہ طائفہ (وہابیہ) بدعت حرام وغیرہ لکھتا ہے اس طرف اس نیت سے سفر کرنا محظور و ممنوع جانتا ہے..... بعض ان میں کے سفر زیارت کو معاذ اللہ تعالیٰ زنا کے درجہ کو پہنچاتے ہیں ۔ اگر مسجد نبوی میں جاتے ہیں تو صلوٰۃ و سلام ذات اقدس نبوی علیہ الصلوٰۃ والسلام پر نہیں پڑھتے اور نہ اس طرف متوجہ ہو کر دعا وغیرہ مانگتے ہیں ☆ وہابیہ کسی خاص امام کی تقلید کو شرک فی الرسالت جانتے ہیں اور ائمہ اربعہ اور ان کے مقلدین کی شان میں (نازیبا) الفاظ وہابیہ خبیثہ استعمال کرتے ہیں...... ان کا اکابر امت کی شان میں الفاظ گستاخانہ بے ادبانہ استعمال کرنا معمول بہ ہے ☆ وہابیہ خبیثہ کثرت صلوٰۃ و سلام و درود بر خیر الانام علیہ السلام اور قرأت دلائل الخیرات و قصیدہ بردہ و قصیدہ ہمزیہ وغیرہ اور اس کے پڑھنے اور اس کے ورد بنانے کو سخت قبیح و مکروہ جانتے ہیں اور بعض اشعار کو قصیدہ بردہ میں شرک وغیرہ کی نسبت کرتے ہیں۔

(کتاب شہاب ثاقب از حسین احمد "مدنی" صفحہ ۴۲ ـ ۴۳ ـ ۴۶ تا ۴۸)

نوٹ : یہ ہیں محمد بن عبدالوہاب و وہابیوں کے عقائد و معمولات "مدنی صاحب" ایک تو صدر دیوبند تھے اور دوسرا وہ بقول دیابنہ سترہ اٹھارہ برس مدینہ منورہ میں رہنے کے باعث محمد بن عبدالوہاب و اہل نجد کے حالات پر زیادہ واقف تھے اس لئے انہوں نے تحقیق و تفصیل سے لکھا ہے۔

پیغام : ان لوگوں کے لئے بھی مقام عبرت ہے جو نجدی وہابی مولویوں اماموں کے پیچھے نماز نہ

پڑھنے والوں کو مورد الزام ٹھہراتے اور یکطرفہ پراپیگنڈہ کرتے ہیں انہیں "مدنی صاحب" ونواب صدیق حسن خاں کی بیان کردہ تاریخ وحقیقت کی روشنی میں سوچنا چاہیئے کہ محمد بن عبدالوہاب کے پیروکاروں کے پیچھے اہل سنت وجماعت کی نماز کیسے ہوسکتی ہے؟ قصور اقتداء نہ کرنے والوں کا ہے یا ان مولویوں کا؟

مولوی محمد اسمٰعیل:۔ دہلوی غیر مقلدین وہابی مکتب فکر کے دوسرے امام ہیں جن کی شانِ الوہیت و دربارِ رسالت میں گستاخی وزبان درازی کا یہ عالم ہے کہ ان کے نزدیک ☆ "اللہ تعالیٰ کو زمان مکان سے پاک ماننا بھی بدعت ہے"۔ (ایضاح الحق ص ۳۵) (گویا مخلوق کی طرح خالق بھی زمان و مکاں کا محتاج ہے والعیاذ باللہ) ☆ خدا تعالیٰ مکر بھی کرتا ہے لکھا ہے۔ "اللہ کے مکر سے ڈرنا چاہیئے" (تقویۃ الایمان ص ۵۵) ☆ "اللہ جھوٹ بول سکتا ہے اور ہر انسانی نقص وعیب اس کے لئے ممکن ہے" (یک روزہ ص ۷ ملخصا) ☆ "غیب کا دریافت کرنا اپنے اختیار میں ہو جب چاہے کر لیجئے۔ یہ اللہ صاحب کی شان ہے" (تقویۃ الایمان ص ۲۳) گویا اللہ تعالیٰ کا علم قدیم ولازم نہیں۔ چاہے تو دریافت کر لے چاہے تو بے علم رہے اور اسکے لئے غیب غیب ہی رہے۔ والعیاذ باللہ۔ یہ ہیں ان لوگوں کے نعرۂ توحید کے کرشمے۔ اللہ کے علم قدیم کا انکار اور زمان ومکان وجھوٹ ومکر کا اثبات ☆ "رسالت مآب ﷺ کا نماز میں خیال بیل اور گدھے کی صورت میں مستغرق ہونے سے کئی مرتبہ برا ہے"۔ (صراط مستقیم فارسی ص ۱۹۵ اردو ۲۰۱) ☆ "ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہے"۔ (تقویۃ الایمان ص ۱۵۰) ☆ "مقبولین حق کے معجزہ وکرامات جیسے بہت افعال بلکہ ان سے زیادہ قوی واکمل کا وقوع طلسم وجادو والوں سے ممکن ہے" (منصب امامت ص ۱۸) ☆ محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تو اس دربار مین یہ حالت ہے کہ ...... مارے دہشت کے بے حواس ہو گئے"۔ (تقویۃ الایمان ص ۶۸) ☆ انسان آپس میں سب بھائی ہیں جو بڑا بزرگ (نبی، ولی ہو) وہ بڑا بھائی ہے۔ اس کی بڑے بھائی کی سی تعظیم کیجئے"۔ (تقویۃ الایمان ص ۴۷) ☆ "بندے بڑے ہوں یا چھوٹے سب یکساں بے خبر ہیں اور نادان..... ایسے عاجز لوگوں کو پکارنا.... محض بے انصافی ہے کہ ایسے بڑے شخص (خدا) کا مرتبہ ایسے ناکارے لوگوں کو ثابت کیجئے" (تقویۃ الایمان ص ۲۹۔۳۴) کیا دیوبندی وہابی مذہب کے سوا اللہ کو شخص اور انبیاء اولیاء کو بے خبر، نادان، بے حواس، ناکارے کہنے کا کوئی مسلمان تصور کر سکتا ہے؟ ☆ "اس شہنشاہ کی تو یہ شان ہے کہ ایک آن میں حکم کن سے چاہے تو

کروڑوں نبی اور ولی جن اور فرشتہ جبرائیل اور محمد ﷺ کے برابر پیدا کر ڈالے (تقویۃ الایمان ص ۳۶)
مرزائیوں نے ایک کو کھڑا کیا۔ وہابیوں کے ہاں کروڑوں کا امکان ہے۔ ☆ ''جس کا نام محمد یا علی ہے
وہ کسی چیز کا مختار نہیں''۔ (تقویۃ الایمان ص ۴۹) ☆ رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا۔ (تقویۃ الایمان
ص ۷۱) ☆ جیسا ہر قوم کا چوہدری اور گاؤں کا زمیندار۔ ان معنوں کو ہر پیغمبر اپنی امت کا سردار (بے
اختیار) ہے''۔ (تقویۃ الایمان ص ۷۸) ''کسی بزرگ (نبی ولی) کی شان میں زبان سنبھال کر بولو جو
بشر کی سی تعریف ہو وہی کرو۔ اس میں بھی اختصار ہی کرو'' (تقویۃ الایمان ص ۷۸) ☆ حضور صلی اللہ
علیہ وسلم پر بہتان باندھتے ہوئے آپ کی طرف سے لکھا ہے کہ معاذ اللہ ''میں بھی ایک دن مر کر مٹی
میں ملنے والا ہوں''۔ (تقویۃ الایمان ص ۷۵) دیوبندی وہابی مذہب کے علاوہ کوئی مسلمان آپ پر جھوٹا
بہتان باندھنے اور آپ کو مردہ ''مٹی میں ملنے والا'' کہنے کی جرأت کر سکتا ہے؟ مسلمانو! آنکھیں
کھولو اور غور کرو کہ شان الوہیت وشان رسالت کے خلاف بقول سابق صدر دیوبند ''وہابیہ خبیثہ'' کے
کیسے کیسے خبیث وغلیظ عقائد ونظریات اور کیسی کیسی گستاخی وبے ادبی کی ناپاک عبارات ہیں۔ اور پھر
جن کا ظاہر ایسا ہے ان کا اندرون وباطن کس قدر خبیث وغلیظ ہوگا۔ مگر افسوس کہ یہ لوگ اپنے بڑوں
اور گھر والوں کے پوسٹ مارٹم کی بجائے ''بریلویت کا پوسٹ مارٹم'' کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔

ع شرم ان کو مگر نہیں آتی

مرزائیوں سے ہمنوائی، ختم نبوت سے بیوفائی: یہ تو آپ نے پڑھ لیا کہ مولوی اسمٰعیل
دہلوی نے کتنی جسارت وشقاوت کے ساتھ صرف ایک دو نہیں بلکہ ''کروڑوں محمد ﷺ کے برابر پیدا
کر ڈالے''۔ کا نظریہ پیش کر کے عقیدۂ ختم نبوت میں تشکیک وامکان ورخنہ اندازی کے ذریعے
باغیانِ ختم نبوت کی راہ ہموار کر کے کس قدر مرزائیوں کی ہمنوائی وختم نبوت سے بے وفائی کی ہے۔
اس سلسلہ میں مرزائیوں کے ساتھ وہابیوں کے اندرونی گٹھ جوڑ کی مزید داستان ملاحظہ ہو۔

ابوالکلام آزاد: علماء اہلحدیث کے امام مولوی ابوالکلام آزاد نے اس سوال پر کہ ''احمدی گروہ کی
شرکت اشاعتِ اسلام میں مضر ہے یا نہیں''۔ یہ جواب دیا کہ ''اگر اشاعت اسلام کا کام یہ فرقہ (یعنی
فرقۂ احمدیہ) اپنا فرض سمجھتا ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ یہ فرقہ اس میں شریک نہ ہو...... اس طرح تمام
اہل قبلہ متحد ومتفق ہو جائیں۔ گویا ایک ہی خاندان کے فرزند اور ایک ہی شجر محبت واخوت کے برگ و
بار ہیں''۔ (الہلال ۱۴؍جنوری ۱۹۱۴ء ص ۲۶۔ پندرہ روزہ ''تقاضے'' لاہور ۱۵؍جون ۱۹۸۶ء)

وہابیوں کے امام: ابوالکلام آزاد نے مرزائیوں کو اہل قبلہ۔ ایک ہی خاندان کے فرزند۔ ایک ہی

شجر محبت واخوت کے برگ وبار قرار دے کر کس فراخدلی کے ساتھ مرزائیوں کے ساتھ اتحاد ومحبت و اخوت کا رشتہ استوار کیا ہے۔ کیا یہ اسمٰعیلی نظریہ کی پیروی نہیں ہے؟ اور اس سے یہ صاف ظاہر نہیں ہو جاتا؟ کہ

نجدی وہابی مرزائی آپس میں ہیں بھائی بھائی

☆ ''وفاتِ مسیح کا ذکر خود قرآن میں ہے'' (ملفوظاتِ آزاد، ص ۱۳۰) ☆ ''مولانا ابوالکلام آزاد نے ہمیشہ یہی کہا کہ مرزا غلام احمد صاحب کافر نہیں.... مرزا غلام احمد کے انتقال پر مولانا ان کے جنازہ کے ساتھ بٹالہ تک گئے اور مرزا صاحب کے انتقال پر اخبار ''وکیل'' امرتسر میں طویل تعریفی اداریہ لکھا''۔ (عبدالمجید سالک کے ''نوازش نامے'' ص ۱۵۔۱۶) تاریخ احمدیت ج ۳۔ ص ۵۷۱ تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو کتاب ''اقبال، قائداعظم اور پاکستان''۔

یاد رہے: کہ مسلک اہلحدیث کے ترجمان ہفت روزہ ''تنظیم اہلحدیث'' لاہور نے ۱۷ اپریل ۱۹۸۷ء کی اشاعت میں اہلحدیثوں میں ابوالکلام آزاد کا مقام یوں نقل کیا ہے۔ کہ ''مولانا آزاد نے کبھی غلطی نہیں کی۔ اور کسی معاملہ میں نہیں کی..... وہ اپنے انداز کار اور اپنے نقطہ نظر میں ہمیشہ حق بجانب رہے''۔ بلفظہٖ مگر ان نام نہاد ''اہلحدیثوں'' کے علاوہ ابوالکلام کی مرزائیت نوازی گاندھی و کانگریس دوستی کو اور کون مسلمان برداشت کر سکتا ہے؟

فتنہ ثنائیہ بدتر از مرزائیہ: مولوی اسماعیل دہلوی اور ابوالکلام آزاد کی طرح ''سردار اہلحدیث'' مولوی ثناء اللہ امرتسری نے بھی در پردہ نہ صرف مرزائیت سے گٹھ جوڑ رکھا بلکہ اسلام واہل اسلام کے خلاف مرزائیت سے بھی زیادہ فتنہ انگیزی کی۔ چنانچہ مولوی عبدالعزیز سیکریٹری مرکزی ''جمعیت اہلحدیث'' نے لکھا ہے کہ ''مولوی محمد ابراہیم سیالکوٹی: مولانا عبدالجبار غزنوی کی خدمت میں حاضر ہوئے اور مولوی ثناء اللہ امرتسری کی عربی تفسیر کے متعلق کہا۔ کہ مرزائی فتنہ سے یہ زیادہ فتنہ ہے'' (فیصلہ مکہ ص ۲) **ثنائی اعمال نامہ**: علاوہ ازیں مولوی ثناء اللہ کو خطاب کرتے ہوئے بدیں الفاظ سے ''ثنائی اعمالنامہ'' یاد دلایا۔ کہ ☆ آپ نے لاہوری مرزائیوں کے پیچھے نماز پڑھی ☆ آپ نے فتویٰ دیا۔ کہ مرزائیوں کے پیچھے نماز جائز ہے ☆ آپ نے عدالت میں مرزائی وکیل کے سوالات کا جواب دیتے ہوئے مرزائیوں کو مسلمان مانا (فیصلہ مکہ ص ۳۶) **بقلم خود اقرار**: مولوی ثناء اللہ امرتسری نے علی الاعلان اپنا یہ فتویٰ شائع کیا کہ ☆ ''مرزائی امام کے پیچھے نماز ادا ہو جائے گی... یعنی اگر وہ جماعت کرا رہا ہو، تو (جماعت میں) مل جاؤ''۔ (اخبار ''اہلحدیث'' امرتسر ۳۱ مئی ۱۹۱۲ء) ملخصاً ☆ میرا مذہب اور عمل ہے۔ کہ ہر ایک کلمہ گو کے پیچھے اقتداء جائز ہے، چاہے وہ شیعہ ہو یا

مرزائی" (اہلحدیث امرتسر ۱۲/اپریل ۱۹۱۵ء) ☆ اگر عورت مرزائن ہے تو (اس سے) نکاح جائز ہے " (اہلحدیث امرتسر نومبر ۱۹۳۴ء) ☆ جو شخص مرزا اور مرزائیوں کو کافر نہ کہے (بلکہ مسلمان جانے) اسے کافر کہنا صحیح نہیں"۔ (اہلحدیث امرتسر ۱۷/جولائی ۱۹۰۸ء ملخصا) مسلمانو: مذکورہ حوالہ جات کی روشنی میں وہابیوں کی منافقت و دورنگی اور ان کے "سردار اہلحدیث" کے مرزائیوں قادیانیوں سے در پردہ گٹھ جوڑ پر غور کرو اور خود سوچو کہ "سردار اہلحدیث" کا مرزائیوں کے پیچھے نماز ادا ہونے ☆ منکر ختم نبوت مرزائن (مرزائی عورت) سے نکاح جائز ہونے ☆ اور دجال قادیان غلام احمد قادیانی اور دیگر مرزئیوں کو مسلمان جاننے والوں کی تکفیر کو غلط قرار دینے کے ان نام نہاد "فتووں" کے بعد "سردار اہلحدیث" ثناء اللہ امرتسری کے مرزائیوں کے ایجنٹ بلکہ اس کے خود منافق مرزائی ہونے میں کیا شبہ باقی رہ گیا ہے؟

مولوی محمد حسین بٹالوی: یہی وجہ ہے کہ "اہلحدیث" کے نامور عالم مولوی محمد حسین بٹالوی نے واضح طور پر اسے مرزائی قرار دیا ہے چنانچہ ثناء اللہ امرتسری نے خود لکھا ہے کہ "مولوی محمد حسین بٹالوی مجھے مرزائی قرار دیتے ہیں"۔ (اخبار "اہلحدیث" امرتسر ۸/۱۵ اکتوبر ۱۹۰۹ء)

عیسائیوں سے زیادہ مضبوط تثلیث: جس طرح "فیصلہ مکہ" کے حوالے سے گزرا۔ کہ "مرزائی فتنہ سے ثنائی فتنہ زیادہ ہے"۔ اسی طرح مولوی ثناء اللہ نے اپنے ہم مسلک مولوی عبدالجبار غزنوی کے ہمنوا "علماء اہلحدیث" کے متعلق لکھا ہے کہ "ہمارے ملک میں ایک نئی تثلیث قائم ہوئی ہے۔ جو عیسائیوں کی تثلیث سے زیادہ مضبوط ہے .... کہ جب تک کوئی شخص یہ نہ مانے لا الٰہ الا اللہ عبدالجبار امام اللہ۔ اس سے ملنا جائز نہیں"۔ (اخبار "اہلحدیث" امرتسر ۱۲/اپریل ۱۹۱۵ء)

الحمدللہ: وہابیوں کے باہم خاندانی فتووں سے ہی یہ ثابت ہو گیا کہ بریلوی اہل سنت کو مشرک و بدعتی قرار دینے والے وہابی خود مرزائی فتنہ سے زیادہ فتنہ اور عیسائی تثلیث سے زیادہ تثلیث و کفر وارتداد میں مبتلا ہیں۔ مگر اپنے گھر کا پوسٹ مارٹم کرنے کی بجائے عیسائی تثلیث و مرزائیت سے بھی زیادہ اپنے گندے عقائد و نظریات پر پردہ ڈالنے کی ناکام کوشش کرتے ہیں۔

مگر نہاں کے ماند آں رازے کزو سازند محفلہا

انگریز اور پاکستان: وہابیوں کی ہندو و انگریز دوستی اور قیام پاکستان کی مخالفت کے موضوع پر ہماری کتاب "انگریز اور پاکستان کے حامی و مخالف علماء کا بیان" عرصہ سے شائع ہو رہی ہے۔ اس سلسلہ میں وہابیوں کے مکروہ کردار کے متعلق اس کا مطالعہ کرنا چاہیے کیونکہ اشتہار میں تفصیل کی

گنجائش نہیں۔ وہابیہ: کی یہودیوں کی طرح تحریف و بددیانتی جاننے کے لئے مکتبہ سعودیہ حدیث منزل کراچی کی کتاب "غنیۃ الطالبین ص ۷۳۹" ملاحظہ ہو۔ جس میں ۲۰ رکعت تراویح کی عربی اردو عبارت کو مسخ کر کے مع الوتر ۱۱ رکعت لکھ کر خبث باطنی کا مظاہرہ کیا ہے۔ اس لئے حاجی امداد اللہ مہاجر مکی پیشوائے علمائے دیوبند نے فرمایا ہے کہ "غیر مقلد لوگ دین کے راہزن ہیں۔ ان کے اختلاط سے احتیاط چاہیئے"۔ (شمائم امدادیہ ص ۵۰)

آج جن کو نگاہیں ترستی ہیں

سو سالہ پرانی تصاویر

از: محمد عبدالرشید رضوی

جدہ میں ام البشر حضرت حواء کے مزار مبارک کا گنبد (تصویر 1321ھ)
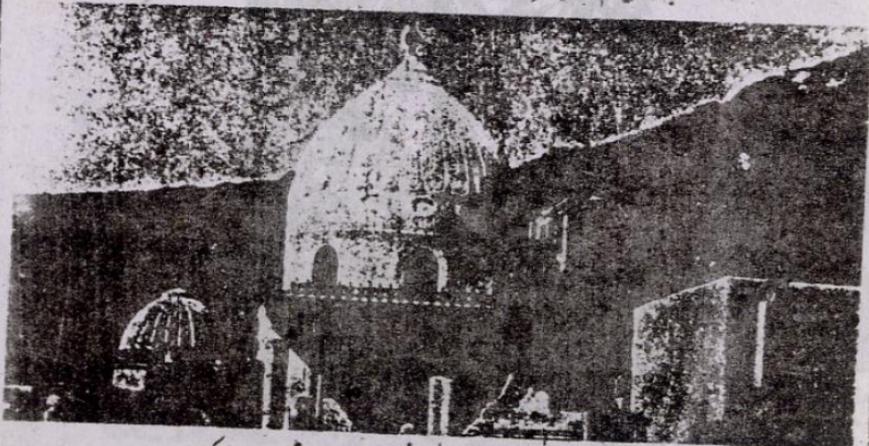
جنت المعلیٰ میں ام المومنین سیدہ خدیجہ کا مزار مبارک
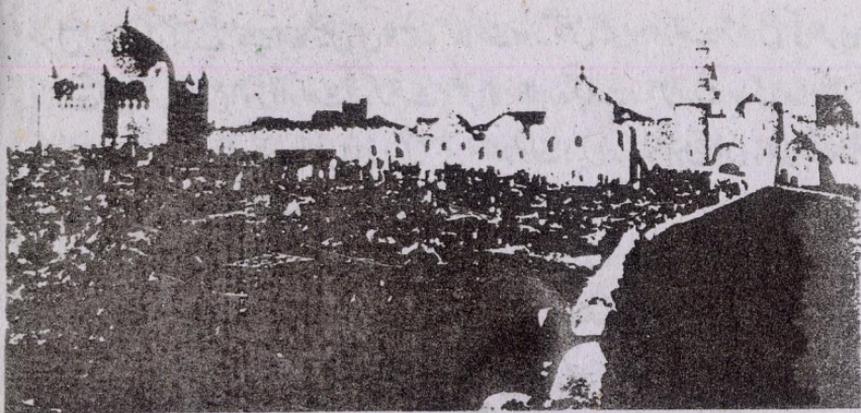
جنت البقیع میں تمام مزارات مقدسہ پر قبے نظر آرہے ہیں
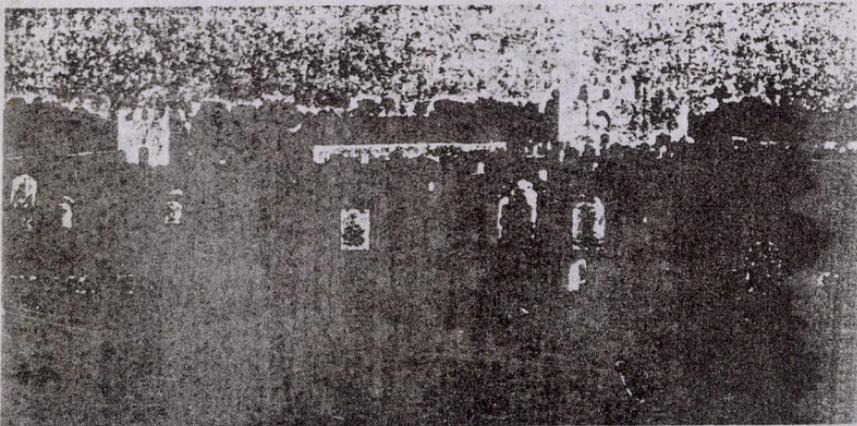
جنت البقیع کا ایک عمومی منظر

باغ حضرت سلمان فارسیؓ کے وہ درخت جو آپ ﷺ نے لگائے تھے

مسجد ثنایہ واقع میدان احد

مقام احد پر مزار و مسجد سیدنا امیر حمزہؓ
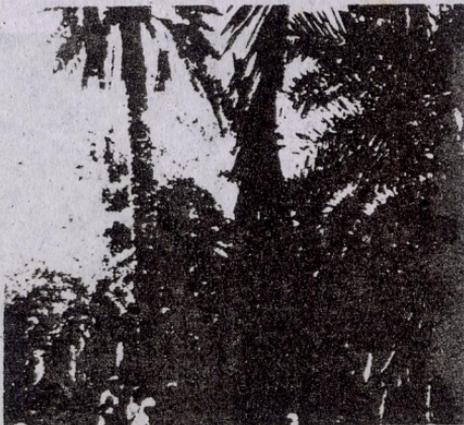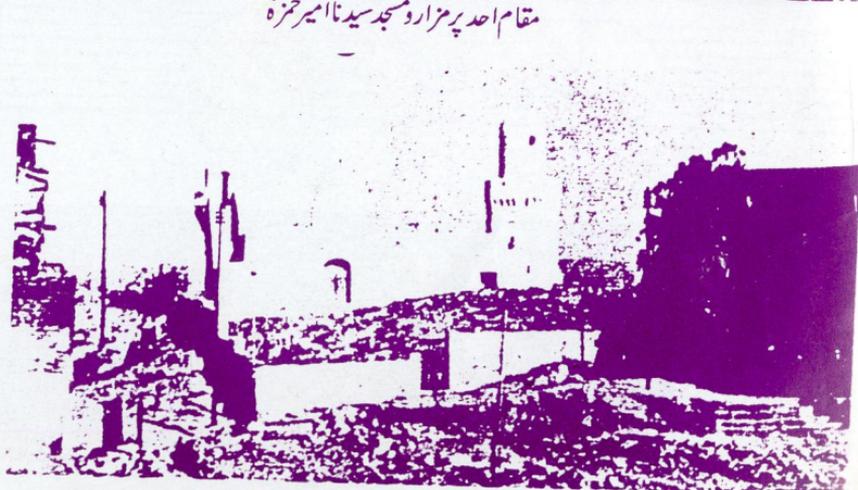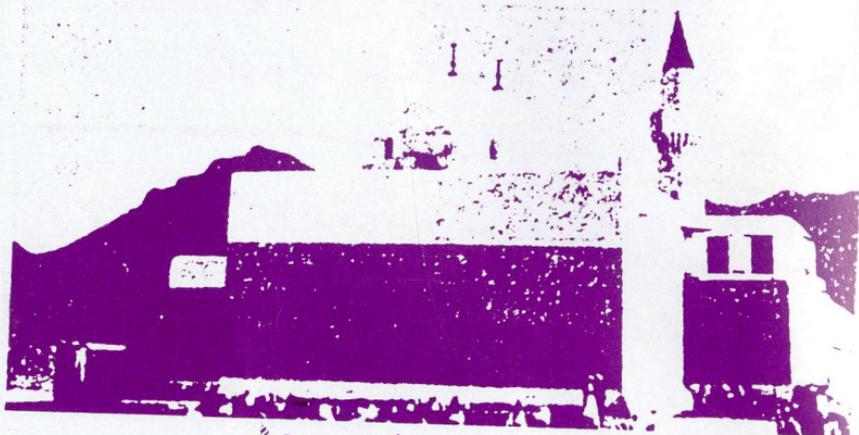
11- ابو قبیس پہاڑ پر مسجد بلالؓ (ایک قدیم و یادگار تصویر)